

## 95065-اگر ایک لڑکی کے پیٹ پر ٹیپ کے ساتھ سوئی چمکی ہوئی ہو تو کیا دوران غسل اس پر مسح کر سکتی ہے؟

سوال

میں ذیا بیطس کی مریض ہوں اور انسوالیں کے ٹیکوں کی بجائے انسوالین پپ استعمال کرتی ہوں۔۔۔ اس پپ کو ایک چھوٹی سی سوئی کے ذریعے پیٹ کے ساتھ مسلک کیا جاتا ہے، ہر تین دن کے بعد میں اسے تبدیل کرتی ہوں۔۔۔ واضح رہے کہ اس سوئی کے ارد گرد چمکنے والا مادہ لختا ہے جس کی وجہ سے سوئی اور اس کے ارد گرد کے حصے میں پانی کی رسائی ممکن نہیں ہوتی، میرا سوال ہے کہ کیا ماہواری سے غسل کے وقت اس سوئی پر گلیے ہاتھ سے مسح کرنا کافی ہو گا، اگر میری طہارت کا دن سوئی لگانے کے تین دن کے دوران آتے؟

پسندیدہ جواب

اگر اس چمکنے والے مادے کو غسل کے وقت اتنا رہا ممکن ہو اور پھر اس کے نیچے والے بدن کے حصے کو بغیر کسی نقصان کے دھونا ممکن ہو تو ایسا کرنا واجب ہے، ایسی صورت میں سوئی پر مسح کرنا جائز نہیں ہو گا۔

لیکن اگر چمکنے والے مادے کو اتنا رہنے سے نقصان ہو تو پھر اس پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن قدماء رحمہ اللہ کستے میں :

"امام احمد کستے میں : اگر وضو کرے اور اپنے زخم پر پانی لگنے سے زخم کے بیٹھنے کا خدشہ ہو تو پھر پر مسح کر لے۔۔۔"

اسی طرح اگر زخم پر دوائی لگی ہوئی ہے اور دواہٹا کر اس پر مسح کرنے سے نقصان کا خدشہ ہو تو اس پر مسح کر لے، امام احمد نے اس کی صراحت کے ساتھ اجازت دی ہے۔ اثرم رحمہ اللہ کستے میں کہ : میں نے ابو عبد اللہ سے سوال پوچھا : ایک آدمی کو زخم لگ گیا ہے اس نے اس پر دوائی لگائی ہوئی ہے، اب اسے خدشہ ہے کہ اگر وضو کرتے ہوئے دواہٹا ہے تو اس سے نقصان ہو گا، اس پر امام احمد نے کہا : مجھ یہ تو معلوم نہیں ہے کہ اسے کیا نقصان ہو سکتا ہے، البتہ اگر اسے اپنے متعلق خدشات ہوں تو اس پر مسح کر لے۔۔۔

قاضی رحمہ اللہ کستے میں : اگر زخم پر جو کافی جانے والی پیشوں کو اتنا رہنے سے کوئی نقصان نہ ہو تو انہیں اتنا رہنے سے نقصان ہو تو پھر اس کا حکم بھی باندھنے والی پتی کا ہو گا، اور اس پر مسح کرے گا" انتہی  
"(المغنى" (1/172)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا : ایسے امام کا کیا حکم ہے جو لوگوں کی جماعت کروائے اور اسے زخم لگا ہوا ہو؟

تو انہوں نے جواب دیا :

"اگر زخم پر پتی بندھی ہوئی ہے تو وہ وضو اور غسل کے وقت اس پر مسح کرے گا اور یہ اس کیلئے کافی ہے، اس حالت میں اس کی نماز بھی درست ہو گی، چاہے وہ امام ہو یا مفتی یا منفرد، اور اگر اس پر پتی نہ بندھی ہوئی ہو تو پھر اپنے صحیح سالم اعضاً ہونے کے بعد زخمی عضو کی طرف سے تیسم کر لے گا، اس طرح یہ اس کیلئے کافی ہو گا اور اس کی نماز بھی درست ہو گی؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

(فَإِذْنُوا لَهُمَا سَسْطَقْفُمْ) ترجمہ : اپنی استطاعت کے مطابق تقوی الہی اختیار کرو

اسی طرح بنی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جن صحابہ کرام کو جگ احادیث زخم آتے تھے انہوں نے اپنے زغمون کے ساتھ ہی نمازیں ادا کی تھیں۔  
اسی طرح ابو داؤد رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ : ایک آدمی کو زخم لگ گیا جس پر اس کے کچھ ساتھیوں نے اسے غسل کا فتوی دے دیا، اور وہ غسل کی وجہ سے

فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انہوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ انہیں بلاک کرے، اگر انہیں معلوم نہیں تھا تو پوچھا کیوں نہیں؟ لا علمی کی شفا پوچھ لینے میں ہوتی ہے) پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسے تو اتنا ہی کافی تحاکم اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر کے اپنے بقیہ جسم کو دھولیتا) "انتی فتاویٰ شیخ ابن باز (10/119)

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ نصیب فرمائے۔

واللہ اعلم.